بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یہ روح کسے کہتے ہیں؟

مُصنف: خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ
محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی
معروف پیر مدظلہ العالی

نورِ نگاہِ پیرعادلؒ حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد
عبدالرؤف شاہ قادری الچشتی افتخاری
پیؔر فہمی مدظلہ العالی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یہ روح کسے کہتے ہیں؟

مُصنف:

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ

محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی

معروف پیر مدظلہ العالی

انتساب

لاکھوں احسان و شکر اُس رب کائنات کا، کروڑوں درود و سلام آقائے نامدار مدنی تاجدار سرکارِ دو جہاں محمد مصطفٰے ﷺ پر و صد در صد احسان و شکر پیرانِ پیر روشن ضمیر حضرت غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ و خواجہ ءِ خواجگاں خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ و تمامی اولیاء و مشائخین رضوان اللہ تعالی اجمعین کا جن کی روحانی امداد ہر دم قدم پر شامل حال ہے۔ انسان خدا کا مظہر اتم ہے۔ اس لئے وہ قابلیت رکھتا ہے کہ صفاتِ بشری کو فنا کر کے خدا میں مل جائے اور خدا کے صفات حاصل کر کے بقا کے مرتبہ کو پہنچے۔ رسول و پیغمبر علیہ السلام خدا کے مظہر خاص ہوتے ہیں۔ حصول معرفت کے لئے انسان کو مختلف ذرائع سے

گزرنا پڑتا ہے۔ میرے آقا و مولا پیر روشن ضمیر حضرت خواجہ شیخ محمد عبدالرؤف شاہ قادری الچشتی افتخاری پیر فہمی مدظلہ العالی نے اِنھیں رموز سے آگاہی بخش کر خلافتِ قادریہ عالیہ خلفائیہ و خلافت چشتیہ بہشتیہ سے سرفراز فرما کر مسند رشد و ہدایت پر فائض کیا۔ اسی رشد و ہدایت کے ضمن میں کتاب ھذا ''روح کسے کہتے ہیں؟'' ہے۔ جو میں اپنے پیر و مرشد کی بارگاہ ولایت میں نذر کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد فاروق
شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی
معروف پیر مدظلہ العالی

روح کسے کہتے ہیں؟

روح ایک نوری جسمِ لطیف ہے جو چشم ظاہر سے نظر نہیں آتی اسے بدن سے وہی تعلق ہے جو عاشق کو معشوق سے ہے۔روح جہت و مکان سے پاک ہے اس کے اندر جمیع اشیاء کے علم و اطلاع کی قوت ہے اس مناسبت سے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف منسوب فرمایا

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّی

ترجمہ : آپ سے روح کے مطلق پوچھتے ہیں (اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے کہ روح اللہ تعالی کے امر میں سے ہے۔ (سورہ بنی اسراء آیت ۸۵)

اور یہی روح اللہ کے رازوں میں سے ایک راز

ہے اللہ کے جس طرح سے بہت سارے راز ہے اسی طرح سے روح بھی اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے اور خلیفۃ اللہ بھی ہے۔اس روئے زمین میں اللہ کا اگر کوئی نائب ہے تو وہ روح ہے اللہ تعالی نے جبِ آدم علیہ السلام کا جسد خاکی تیار فرما لیا، تیار فرمانے کے بعد فرشتوں حکم نہیں دیا کہ آدم علیہ اسلام کو سجدہ کرو بلکہ اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے کہ

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ۔ (سورۃ الحجر آیت ۲۹)

ترجمہ: جب میں اس وجودِ خاکی کو مکمل کرلوں اور اپنی طرف کی نورانی و خاص روح اس کے باطن میں داخل کروں تو اے فرشتوں تم سجدے میں گر جانا۔

تو جب تک یہ جسم خاکی موجود تھا تو فرشتوں کو حکم نہیں ہوا سجدہ کرنے کا کب حکم ہوا؟ جب اس جسدِ خاکی کے اندر

اللہ تعالی نے روح داخل فرمایا اور اللہ تعالی نے جیسے ہی سیدنا آدم علیہ السلام میں روح تالو سے داخل فرمایا جسد خاکی میں تو یہ مردہ پڑا ہوا وجو داندھا بھی تھا، گونگا بھی تھا، بہرا بھی تھا، لولا بھی تھا، لنگڑا بھی تھا مگر جیسے ہی روح تالو سے داخل ہوئی **وَنَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِى** تو کیا دیکھتے ہیں کہ نابینا بینا ہو گیا، گونگا گویا ہو گیا، بہرہ سننے لگا، بے حرکت میں حرکت آ گئی اور سب سے بڑی بات یہ کہ اللہ تعالی نے اس روح کی عظمت بتانے کے لئے تمام فرشتوں سے سجدہ کروایا تا کہ واضح ہو جائے کہ تمہاری عظمت والی چیز روح ہے تمہارے مرتبے کو بلند کرنے والی کوئی چیز ہے تو وہ روح ہے تو روح اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے اللہ کا بہت گہرا راز ہے۔ تو اکثر و بیشتر لوگوں کے ذہنوں میں یہ رہتا ہے کہ روح کیا ہے یہ کیا چیز ہے کیوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مرنے کے بعد

جسم ہمارے سامنے موجود رہتا ہے پر جسم والا نہیں یعنی آنکھ موجود ہوتی ہے پر دیکھنے والا غائب ہوتا ہے کان تو موجود ہے پر سننے والا غائب ہے ہاتھ پیر تو موجود ہے پر اس میں حرکت کرنے والا غائب ہے اگر ہم پورے جسم کا معائنہ کرتے ہیں تو جسم میں سے کوئی بھی چیز کم نہیں ہوتی ہے حتیٰ کہ اس کا وزن بھی کم نہیں ہوتا جتنا وزن روح نکلنے سے پہلے تھا اب روح نکلنے کے بعد بھی اتنا ہی وزن ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کے جسم میں یہ بات موجود رہتی ہے کے اس کی آنکھیں اگر کسی اور نابینا انسان کو ڈونیٹ (Donate) کی گئیں تو وہ نابینا انسان ان آنکھوں کے ذریعے پھر دیکھ سکتا ہے۔ اسی طرح جسم کے بہت سارے اعضاء ایسے ہیں اگر وہ کسی اور انسان کو دیے جائیں تو وہ پارٹس بھی دوسرے انسان کے جسم میں کام کرنے لگتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ جسم کے وہ تمام

اعضاء روح نکلنے کے بعد بھی صحیح اور سلامت ہے وزن بھی اتنا ہی ہے تو آخر کار وہ کیا چیز تھی جو کم ہوگئی وہ کیا چیز تھی جو چلے گئی اس لئے سائنسدان یہ نہیں کہتے کہ انسان مر گیا بلکہ کہتے ہیں ایکسپائر (Expire) ہو گیا جیسے دوائیوں کے پتے پر مینوفیکچرنگ ڈیٹ اور ایکسپائری ڈیٹ لکھی ہوتی ہے تو ایکسپائر کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ یہ دوا اب کام نہیں کرے گی بلکہ اس کا مطلب ان کے نزدیک یہ ہوتا ہے کہ ایکسپائری ڈیٹ کے بعد اگر دوائی استعمال کی گئی اور اس سے کوئی نقصان یا سائیڈ ایفیکٹ (Side Effects) ہوتا ہے۔ اس کی ذمہ داری کمپنی کی نہیں ہوگی۔ اسی طرح جسم سے روح نکل جانے کے بعد بھی جسم کے اعضاء کام کریں گے آج بھی سائنسداں حیرت زدہ ہیں کہ آخر اس میں سے کیا چیز غائب ہو جاتی ہے ان کے نزدیک صرف ایک ہی موت ہے اور وہ ہے دماغ کا مر جانا

دماغ کا کام کرنا بند کر دینا۔ مگر دماغ کو بھی چلانے والا کوئی موجود تھا آخر کیا ہے یہ یاد رکھیں کہ اہلِ تصوف نے اپنی گہرائی کے اندر جا کر اس کو محسوس کیا تو یہ جسمِ لطیف ہے ہمارا جسم جسمِ کثیف ہے اور روح جسمِ لطیف ہے۔ جس طرح سے جسم کثیف کپڑا اوڑھے رکھتا ہے اسی طرح روح نے اس جسم کو اوڑھے رکھا ہے اور وہ اس جسم کا مجازی رب بنی ہوئی ہے اہلِ تصوف کے نزدیک روح لفظ کا فل فارم ہوتا ہے رب وہی ہے یعنی جسم کی پرورش کرنے والی۔ جسم چھوٹے سے بڑا کیسے ہوا کیونکہ اس کے اندر اس کی ربوبیت کرنے والی چیز روح موجود تھی جیسے والدین کو رب اور مربی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی پرورش کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالی رب العالمین ہے رب الارباب ہے اللہ تبارک وتعالی کے سوا رب العالمین کوئی نہیں جسم کے اندر ربوبیت کرنے والی چیز کون ہے تو وہ روح ہے اسی روح

کے ذریعے جسم اتنا تندرست وتوانا ہوتا ہے اگر اس جسم میں روح کا جوہر نہیں ہوتا تو یہ جسم کب کا فنا ہوجاتا خراب ہو جاتا یہ روح ہی کی خاصیت ہے یہ جسم معطر خوشبودار اور تروتازہ رہتا ہے یہ روح جب تک جسم میں موجود ہے انسان اگر دس دن بھی نہیں نہایا تو یہ جسم سڑتا نہیں ہے اور اس میں بدبو پیدا نہیں ہوتی اور اگر یہ روح نکل جائے تو 24 گھنٹوں کے اندر جسم کا پھولنا شروع ہوجاتا ہے تو روح کیسی چیز ہے روح خوشبودار چیز ہے وہ خود بھی خوشبودار اور جسم کو بھی خوشبودار رکھتی ہے آخر کار یہ روح ہے کیا تو گہرائی میں اتر کر دیکھنا ہوگا کہ یہ روح کیا ہے ہم گہرائی میں اترتے ہیں جب ہم کہتے ہیں کہ یہ ''میں'' ہوں، اس میں لفظ سے جو آپ اپنی طرف اشارہ کرتے ہیں تو اس میں سے جس مرکز احساس کی طرف اشارہ کرتے ہیں'' میں'' کہہ کر جو محسوس کرتے ہیں اس وقت جس چیز کا آپ

کو عرفان حاصل ہو رہا ہے وہی روح ہے حالانکہ جب
آپ سو جاتے ہیں تب ہمارا جسم ہمارے دماغ کے قابو
سے باہر نکل جاتا ہے بے سدھ پڑا ہوتا ہے ہمیں اس کی خبر
نہیں ہوتی کہ ہمارا جسم کہاں ہے جسم کے ساتھ کیا ہو رہا
ہے کتنے گھنٹے بے سود پڑا ہوا ہے مگر اس کے باوجود بھی
ابھی آپ کے ہونے کا جو احساس ہے اسی کا نام روح ہے
اللہ تعالی نے روح کے بارے میں ارشاد فرمایا یہ میرے
امر میں سے ہے روح کا تعلق عالمِ امر سے ہے عالمِ خلق
سے نہیں اور اس کے پاس اتنا پاور موجود ہے کہ اس کے
اندر بھی امر موجود ہے کہ یہ جس چیز کو حکم کر دے اس میں
تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے اللہ تعالی نے اس میں بہت سارے
راز و نیاز رکھ دیا ہے روح اگر اس عرفان سے آگاہ ہو گئی تو
روح کا عرفان ہی اللہ تعالی کا عرفان ہے اس لیے **من
عرف نفسہ فقد عرف ربہ** کا مطلب کیا

ہے؟ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا۔ یہاں نفس سے مراد روح ہے اس لئے ترجمہ کرنے والے یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ جس نے خود کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا۔ تو خود سے مراد یعنی ''میں'' سے مراد کیا ہے تو وہ روح مراد ہے اسی لئے سنسکرت کے اندر روح کو آتما (ATMA) کہتے ہیں سنسکرت میں آتما کا مطلب ''میں'' ہوتا ہے۔ اس ''میں'' کو ہی روح کہا جاتا ہے۔ جس کو آپ میں میں کہہ رہے ہیں وہ میں کا احساس ہی روح ہے۔ کسی نے آپ سے کچھ برا کہہ دیا تو آپ کہتے ہیں مجھے برا لگا تو یہ مجھے کیا ہے یہ وہی روح ہے کہ آپ کے سونے کے بعد بھی آپ کے جسم کی حفاظت کرتی ہے۔ آپ کے سونے کے بعد بھی یہ جاگتے رہتی ہے۔ روح کو نیند نہیں ہے بلکہ جسم کو نیند ہے۔ روح بیدار رہتی ہے۔ کبھی آپ کو اس کا نظارہ خواب میں ہوتا ہے۔ آپ

کہتے ہیں کہ میں نے فلاح کی روح کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا تو یہ جسمِ لطیف کہاں نظر آ رہا ہے خواب میں نظر آ رہا ہے۔ مگر ایک مثالی شکل میں اور خواب کیا ہے تو ایک عالم مثالی ہے روح نور سے بنی ہے اور اس کو نور میں رہنے کی عادت ہے اس لیے جب اللہ تعالیٰ نے روح کو جسد آدم میں داخل ہونے کا حکم دیا تو روح داخل ہوتی ہے اور پھر باہر نکل کر کہتی ہے اے میرے رب میں تیری نورٌ علیٰ نور بارگاہ میں رہی ہوں اور یہ جو وجود خاکی ہے اس میں ظلمت ہے تب اللہ تعالیٰ نے پیشانی آدم پر اپنا نور رکھا اور پھر روح خوشی کے ساتھ داخل ہو گئی جب مراقبہ کرنے والے مراقب مراقبہ کرتے ہیں تو انہیں وہ نور کبھی کبھی پیشانی میں نظر آتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ پیشانی میں وہ نور نظر آتا ہے اور دونوں بھنوؤں کے درمیان تھوڑا اوپر کی جانب ہوتا ہے اس کی چمک کی وجہ سے پوری پیشانی

روشن ہوتی ہے تو لوگ اس کا صحیح پوائنٹ نہیں بتاتے کبھی اوپر کبھی نیچے بتاتے ہیں اس کا دیدار کب ہوگا جب آپ مراقبہ کریں گے اور یہ روح صرف دو ہی حالتوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ پہلی حالت خواب میں دوسری حالت مراقبہ میں کیونکہ مراقبہ جب کرتے ہیں تب ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ وہاں ترک وجود ہوتا ہے کہ جسم خاکی وہیں پر رہتا ہے اور جسم لطیف روح باہر نکلتی ہے اور اس کا تعلق ناف سے ہوتا ہے جو ایک چاندی نما تار کی طرح ہوتی ہے جسے سلور کوڈ (Silver Cord) کہتے ہیں اور یہ مراقبہ کی حالت میں دیکھا جاسکتا ہے ہماری روح کی شکل بھی بالکل ہمارے جسم کی شکل جیسی ہے کوئی الگ نہیں اللہ تعالی نے یہ جسم کے اندر ایک مقام بھی رکھا ہے۔

اللَّـهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ

الْمِصْبَاحُ فِی زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَیْتُونَةٍ

ترجمہ: اللہ اسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایک طاق جیسی ہے جس میں چراغ ہو چراغ ایک شیشہ میں ہو شیشہ ایسا ہو جیسے چمکتا ہوا ستارا وہ چراغ ایسے برکت والے درخت زیتون سے روشن ہو۔ (سورہ نور آیت ۳۵)

اللہ تعالی نے اس کو ایک مثال سے پیش کیا ہے اسے اپنے نور سے تعبیر کیا اور مثال دیا کہ اللہ کے نور کی مثال ایسی ہے ایک طاق ہے طاق میں چراغ ہے چراغ میں وہ روشنی موجود ہے وہ طاق کیا ہے تو جسم ایک طاق ہے دل وہ چراغ ہے روح وہ روشنی ہے اور یاد رہے جیسے جیسے آپ کا نفس پاک ہو گا ویسے ویسے نور باہر نکلتا ہے نفس

کیا ہے تو وہ چراغ کے اوپر کا جار ہے ہوتا یہ ہے کہ جب ہم نفسانیت میں پڑ جاتے ہیں تو نفس کے جار پر گناہوں کا کاربن جم جاتا ہے کاربن جمنے کی وجہ سے روح کا جو نور ہے وہ باہر نہیں آ پاتا ہے اور انسان کثافت میں ڈوبنے لگتا ہے خواہشات میں مرنے لگتا ہے اور مقام **لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِی أَحْسَنِ تَقْوِیم** کے علی امقام سے مقام سفلی کی جانب آ جاتا ہے پھر **ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِین** کے مقام پر آ کر ختم ہو جاتا ہے پیر جب اپنے مرید کے لطیفہ روح پر لطیفہ قلب پر پر لطیفہ نفس پر جب خاص توجہ فرماتا ہے اور وہ مرید بھی پیر سے تربیت حاصل کرتا ہے پیر کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے لگتا ہے پیر کے بتائے ہوئے ذکر کو کرنے لگتا ہے پیر کے بتائے ہوئے مراقبہ کو کرنے لگتا ہے تو اس نفس کے جار پر سے جو نفسانیت کا کاربن لگا ہوا ہوتا ہے مٹنے لگتا ہے جیسے جیسے

صاف ہونے لگتا ہے ویسے ویسے روح کا نور باہر آنے لگتا ہے اور جیسے جیسے آپ ذکر و مراقبہ کرتے جاتے ہیں ویسے اس روشنی کی لو بڑھتی جاتی ہے پھر نور علی نور ہونے لگتا ہے یعنی اس کا تعلق اللہ سے ہونے لگتا ہے اور اس پر اللہ کی جانب سے الہامات ہونے لگتے ہیں اللہ تعالی اس روح کو بہت سے علم عطا فرماتا ہے علم لدنی عطا فرماتا ہے مگر یہ کب ہوگا یہ تب ہو گا جب اس کی کثافت لطافت سے بدل جائے گی تو کثافت کو دور کرنا ہوگا کثافت دور کیسے ہوگی تیل کثیف ہے گھی کثیف ہے جب اس میں شمع جلائی جائے تو وہ تیل اور گھی اپنی کثافت چھوڑنے لگتے ہیں ویسے ہی جب آپ ذکر و مراقبہ اور تصور شیخ کی شمع جلائیں گے تو کثافت دور ہوگی اور کثافت لطافت سے بدل جائے گی آپ کی روح کا نور اور اللہ تعالی کا نور مل کر نور علی نور ہو جائیں گے اس روح کا مشاہدہ کہاں ہوگا ایک عالم خواب

میں یا مراقبہ کی حالت میں ہوگا تو اپنے روح کی عظمت کو سمجھو سارے اسرار آپ کی روح میں ہیں اسی لیے جب پیر خلافت دیتا ہے بظاہر تو جسم نظر آتا ہے مگر وہ خلافت درحقیقت اس کی روح کو عطا کرتا ہے روح بھی خلیفۃ اللہ میں سے ہے مگر وہ دنیا میں آکر خود کو فراموش کر دیتی ہے وہ کیا ہے اپنے مقام کو بھول جاتی ہے وہ کیا پانے آئی ہے بھول جاتی ہے کس مقام کے لئے آئی ہے بھول جاتی ہے اسی وجہ سے پیر و مرشد رہبر و رہنما کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ وہ اس کی روح کو راہ بتا سکے اس کے مقام اعلی تک پہنچا سکے روح جو ہے نفس کے مقام پر آکر رک جاتی ہے نفس کے مقام پر لذت رکھی ہوئی ہے وہ ظاہری طور پر لذتوں میں پڑ جاتی ہے اور اپنے مقام کو بھول جاتی ہے کہ میں کون ہوں؟ اور کیا ہوں ؟ میں کون ہوں؟ اسی کے عرفان کو جاننے کے لیے بیعت کو شرط کر دی گئی ہے اگر

میں کون ہوں اس کا عرفان جاننا ہے تو پیرومرشد کی ضرورت ہے بیعت کی ضرورت ہے اور جو خود نہیں جاننا چاہتا اپنا عرفان نہیں پانا چاہتا اس کو کسی پیرومرشد کی کوئی ضرورت نہیں روح میرے جسم کی مربی ہے روح میں ہوں جس طرح ہم جسم کو پاک کرتے ہیں اسی طرح روح کو بھی پاک کرنا ہوگا اور روح کیسے پاک ہوگی ذکر ومراقبہ اور تصورِ شیخ سے پاک ہوگی محبتِ اہل بیت سے پاک ہوگی عشق رسول ﷺ سے پاک ہوگی اللہ تعالی کے عشق حقیقی سے پاک ہوگی جس میں اللہ تعالی کی محبت ہوگی اس کی روح پاک ہوگی جس میں رسول اللہ ﷺ کی محبت ہوگی وہ روح پاک ہوگی جس میں اہلِ بیت کی محبت ہوگی وہ روح پاک ہوگی پیر کامل اہل بیت کی محبت کو بڑھاتا ہے رسول اللہ ﷺ کی محبت کو بڑھاتا ہے اللہ تعالی کی محبت کو بڑھاتے جاتا ہے اور روح کے عرفان سے واقف کراتے

جاتا ہے ہم جتنی بھی بات کہیں گے وہ روح کی طرف اشارہ ہوگی روح کو تو خود جاننا ہوگا کہ روح کیا ہے کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ جس کی روح تیار ہے اسی کا جسد ماں کے پیٹ میں تیار ہوگا اور روح موجود نہ ہو اور ماں کے پیٹ میں جسد تیار ہو گیا تو وہ ٹکے گا نہیں ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالی کو جسے لانا ہے وہ لا کر رہے گا یاد رہے روحِ انسانی سے بڑھ کر آپ کی کوئی اچیومنٹ (Achievement) نہیں کئی قسم کی روح ہوتی ہے روح جمادی روح نباتی روح حیوانی پھر روح انسانی یہ روح انسانی باقی تینوں روحوں کے اوپر غلبہ رکھتی ہے اور انسان ان تمام مقامات سے گزرا ، روح جمادی سے گزرا، روحِ نباتی سے گزرا ، روحِ حیوانی سے گزرا پھر روحِ انسانی کے بلند مقام پایا اصل میں روحِ انسانی کا نام ہی انسان ہے اس جسم کا نام انسان نہیں ہے روح کا نام

انسان ہے۔ جیسے کسی انسان کو کہا جاتا ہے انسانیت مر چکی
ہے اس کا مطلب کیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ مرگئی
ہے اس کا مطلب یہ ہے آپ کی روح زندہ ہوتے ہوئے
مرگئی ہے لوگ کہتے ہیں ضمیر مرگیا تو یہ ضمیر کیا ہے یہ آپ کی
روح کو کہہ رہے ہیں آپ کی میں کو کہہ رہے ہیں آپ کی
میں کیا ہے روح ہے آپ کو جو میں ہونے کا احساس ہے وہ
روح ہے جو سونے کے بعد بھی وہ احساس ختم نہیں ہوتا یہی
روح ہے جو سونے کے بعد بھی آپ کے جسم کی حفاظت
کرتی ہے یہی روح ہے جو آپ کو عالم ناسوت سے عالم
باہوت تک پہنچاتی ہے روح کا ہی کمال ہے یہ روح ہی کی
لطافت ہے بدر میں ایک طرف صرف 313 ایمان کی
طاقت والے اور دوسری طرف ہزاروں کفر کی کمزوری میں
پھنسے ہوئے لوگ موجود تھے مگر 313 ایمان والوں کی
روح میں ایمان کی روشنی موجود تھی اور ان کی روح نورعلی

نور تھی وہ 313 کفر کی ہزاروں ظلمتوں پر غلبہ پا گئے وہ کونسی طاقت تھی تو وہ روح کی طاقت تھی ایمان کی طاقت تھی جو روح کے اندر داخل ہو گئی روح کہاں سے آئی ہے اللہ تعالی کے پاس سے آئی ہے عرش سے آئی ہے اور یہ جسم کہاں بنا تو یہ زمین پر بنا جسم فرشی ہے اور روح عرشی ہے اور یہ یاد رکھنا جو جہاں سے آیا ہے اس کا وطن وہی ہے روح کا اصل وطن عرش ہے جنت ہے روح جنتی ہے یہ جسم اربعہ عناصر سے بنا ہے اس لئے کہ ہر چیز اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے اس لیے جب جسم بے جان ہوتا ہے جسم کو قبر میں اتارتے ہیں تو کیا کہتے ہیں کہ (سورہ طٰہٰ، آیت: 55) اسی (زمین) سے ہم نے تمہیں پیدا کیا، اسی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے ہم تمہیں دوسری مرتبہ نکالیں گے۔اور روح کے تعلق سے کیا کہتے ہیں ۔

انا للہ وانا الیہ راجعون بیشک روح اللہ کی

طرف سے آئی تھی اور اللہ ہی کی طرف لوٹے گی۔ روح
کہاں لوٹے گی اللہ کی طرف اور روح کو اللہ نے اپنی
طرف منسوب کیا ہے روح کو میں ایک کورے کاغذ کی
مثال سے سمجھاتا ہوں روح جب داخل ہوتی ہے کورے
کاغذ کی طرح ہوتی ہے پھر روح میں کثافت پر کثافت
آنے لگتی ہے گناہ ہونے لگتا ہے گویا کہ کورے کاغذ پر
سیاہی پر سیاہی چھڑکتے جاؤ پھر کیا ہوگا پورا کاغذ سیاہی سے
سیاہ ہو جائے گا پھر اور چھڑکتے رہیں چھڑکنے کا کوئی اثر
معلوم نہ ہوگا مطلب اگر روح اللہ تعالی کی محبت میں رسول
پاک کی محبت میں پیر و مرشد کی محبت میں رنگتی چلی گئی تو وہ
نورعلی نور ہو جائے گی اور اگر وہ نفسانیت میں رنگتی چلے گئی
کثافت میں رنگتی چلی گئی تو ایک وقت آئے گا وہ سیاہ
ہو جائے گی اور کثافت میں آ کر ختم ہو جائے گی فنا ہو
جائے گی یعنی موت آ جائے گی یاد رکھیں کہ روح کو موت

نہیں ہے جسم سے روح کا کنکشن ختم ہو جانے کو موت کہتے ہیں روح کا جسم کو چھوڑ دینا موت ہے روح کو موت نہیں روح تو بقا ہے کیوں کہ اس کو بقا والے نے بنایا ہے اس کو کوئی فنا نہیں کر سکتا اس کو کوئی کاٹ نہیں سکتا ہے اور نہ ہی جلا سکتا ہے نہ اس کو کوئی موت دے سکتا ہے روح کے اندر اپنے لطیفے موجود ہیں ان لطیفوں کو آپ کو جگانا پڑے گا ان لطیفوں کو بیدار کرنا پڑے گا ان کو بیدار کرنے کی تعلیم لینا پڑے گی جب آپ ان لطائف کی تعلیم لو گے تب جا کے آپ کو روحوں کے بارے میں سمجھ میں آنے لگے گا ورنہ آپ کو روح کے بارے میں کچھ سمجھ نہیں آئے گا جس علم کے ذریعے روح کو سمجھا جا سکتا ہے اس کو کہتے ہیں علمِ روح یعنی روحانی علم لوگ روحانی علم سے روحانی علاج سے عملیات تعویذات وغیرہ سمجھتے ہیں عملیات و تعویذات الگ چیز ہے روحانی علم نہیں ہے روحانی علم کیا ہے تو روحانی علم

کا نام تصوف ہے علمِ تصوف ہی روحانی علم ہے۔

اللہ تبارک وتعالی قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا

ہے۔

سورہ بنی اسراء آیت ۸۵

وَیَسْـــلُونَکَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْــرِ رَبِّــیْ وَمَا أُوتِیْتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِیْلاً۔

ترجمہ: آپ سے روح کے مطلق پوچھتے ہیں (اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے کہ روح اللہ تعالی کے امر میں سے ہے اور تمہیں بہت ہی تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔مگر یہ کم کی نسبت اللہ تعالی کے سامنے حضور ﷺ کو روح کا علم کم ہے جو کم کہا جا رہا ہے یہ ہماری تمہاری نسبت سے نہیں ہے حضو ﷺ کا اللہ تعالی کے سامنے روح کا علم کم ہونا تب سمجھ میں آئے گا جب اللہ تعالی کا زیادہ علم سمجھ

میں آئے گا حضور ﷺ کا یہ کم علم اللہ تعالی کے زیادہ علم کے سامنے کم ہے نہ کہ ہمارے علم کے سامنے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ جو فرمایا جا رہا ہے ہے کہ اے محبوب آپ ﷺ فرما دیجئے کہ آپ کو کم علم دیا گیا ہے یہ اللہ کے علم سے کم علم دیا گیا ہے یعنی اللہ کے علم کی بنسبت میرا علم کم ہے یہ آیا ہے اور یہ بھی جو کم کہا گیا ہے وہ ہمیں کم بتانے کے لئے کہا گیا ہے ورنہ حضور پاک ﷺ سے کیا چھپا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تو ہر علم ہے ۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے حکم دیا کے روح کے بارے میں لوگوں کو کم بتائیں کیوں کہ روح بتانے والی

چیز نہیں محسوس کرنے والی چیز ہے جو مراقبہ میں ہی محسوس ہوگی ورنہ ویسی ہی بات ہو جائے گی جیسے مثال کے طور پر ایک پیدائشی اندھا آپ سے پوچھتا ہے کہ پیلا رنگ کیسا ہوتا ہے آخر کار آپ اس پیدائشی اندھے کو پیلا رنگ کیسے بتاؤ گے تو اسے سمجھا نہیں سکتے اندھے کو سمجھاؤ مت اندھے کو بتاؤ مت اس کو دلیل مت دو اندھے کو دلیل نہیں دی جائے گی بلکہ اندھے کو آنکھ دے دو اگر اسے آنکھ نصیب ہوگئی آنکھ میں وہ نور نصیب ہو گیا تو پھر یہ ہوگا کہ وہ آپ سے سوال نہیں کرے گا کہ پیلا رنگ کیسا ہوتا ہے بلکہ وہ خود دیکھ لے گا جان لے گا اسی لیے اللہ تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ فرما دیجئے کہ روح میرے امر میں سے ہیں اور میرے امر کو جاننا آسان نہیں میرا امر کیا ہے وہ میں جانتا ہوں روح کے بارے میں آپ کو کم علم دیا گیا ہے کیا مطلب روح کا بھی علم ہے جو سینہ بسینہ چل رہا

ہے اسی کا نام تصوف ہے جو صوفیائے کرام عطا کرتے ہیں
صوفیاء کرام کا علم کونسا ہے تو صوفیائے کرام کا علم ہی علم
روح ہے وہ روح کے بارے میں علم رکھتے ہیں روح کی
بلندی کے بارے میں علم رکھتے ہیں روح کے اندر اگر
کثافت ہے تو ساری چیزیں نیچے کی طرف جائے گی اگر
آپ کی روح میں لطافت ہے تو ساری چیزیں بلندی کی
اور جائے گی اور آپ کو بلند کر دے گی اس لئے میں کہتا
ہوں محفل سماع میں لوگوں کو اکثر و بیشتر یہ محسوس ہوتا ہے کہ
میں ہوا میں اڑ رہا ہوں میرا پیر زمین پر نہیں ہے حالانکہ ان
کا پیر زمین پر ہوتا ہے ان کو محسوس ہوتا ہے کہ وہ دو فٹ تین
فٹ چار فٹ اوپر اٹھ چکے ہیں مگر پیر تو زمین پر ہی رہتا ہے
کبھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنے جسم سے باہر ہے
حالانکہ وہاں سامنے دیکھنے والے کو یہ دکھتا ہے کہ وہ وہیں
جسم میں موجود ہے مگر یہ ہوتا ہے جب وہ اور بلندی پہ

جائے گا تو اسے پتہ چلے گا کہ جسم کوئی اور مقام پر ہے اور روح کسی اور بلند مقام پر ہے پھر وہ روح کی کرامتوں کو بھی جان لے گا روح کے رازوں کو بھی جان لے گا جیسے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ ایک وقت میں ستر جگہ پر موجود تھے یہ کیا ہے تو غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی روح کو جان لیا اس کے رازوں کو جان لیا تو کیا ہوتا ہے جو روح کو جان لیتا ہے وہ ہر جگہ موجود ہو سکتا ہے کیوں کہ روح کے اوپر نہ ٹائم اپلائی ہوتا ہے نا اسپیس روح ٹائم اور اسپیس کی قید سے باہر ہے زمان و مکان کی قید سے باہر ہے جو زمان و مکان سے باہر ہے وہ ہر جگہ موجود ہے اور جس پر ٹائم اسپیس اپلائی ہوتا ہے وہ جہاں موجود ہوتا ہے وہی موجود ہوتا ہے جیسے جسم یہاں موجود ہے تو وہاں موجود نہیں روح کی رفتار بھی کیا رفتار ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے

جنات سے ارشاد فرمایا تھا کہ ہے کوئی جو بلقیس کا تخت طاووس فوراً لے آئے تو کسی نے کہا کہ اتنے وقت میں لے آؤں گا تو کسی نے کہا میں اتنے وقت میں لے آؤں گا کسی نے کہا میں بہت کم وقت میں لے آؤں گا کسی نے کہا میں چند لمحوں میں لے آؤں گا حضرت سلیمان علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اس سے بھی کوئی جلدی لانے والا ہے تو آپ کے وزیر جو انسان تھے ان کا نام آصف بن برخیہ رضی اللہ تعالی عنہ تھا انہوں نے ارشاد فرمایا میں پلک جھپکتے ہی لاسکتا ہوں اور آپ تخت بلقیس پلک جھپکتے ہی لے کر آ گئے تو وہ کونسی طاقت تھی جسمانی طاقت نہیں تھی وہ کونسی طاقت تھی بلکہ وہ روحانی طاقت تھی کیوں کہ انہوں نے روح کے رازوں کو جان لیا تھا اور ہمارے لیے سب سے بڑا راز ہی روح ہے ہم کہتے ہیں میں کون ہوں کیا مطلب ہے اس کا تو مطلب ہے کہ روح کیا ہے روح کو جاننا ہی

میں کو جاننا ہے اس کو جاننا ہے جس نے روح کو جان لیا وہ پار ہو گیا اور سب میں بڑا مقام اللہ تعالیٰ نے اس روح کو ہی عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا تاج تاجِ خلافت اسی روح کے سر پر رکھا معمولی تاج نہیں رکھا اسی تاج کی وجہ سے تمام فرشتوں کو سجدہ کروایا اللہ کا سب سے بڑا انعام روح انسانی ہے تمام روحوں کو فنا ہیں روح انسانی کو بقا ہے تو اس روح کے اندر لطافت پیدا کرنا ہے اس روح کے اندر نورانیت پیدا کرنا ہے یہ کون پیدا کروائے گا یہ پیر کامل کروائے گا اس میں لطافت کون لائے گا تو وہ پیر کامل لائے گا صحبت مرشد کیوں اشد ضروری ہے تو اس وجہ سے ضروری ہے کہ نہ جانے پیر کب ایسی نظر کی توجہ ڈال دے کہ آپ کی روح سے ساری کثافتیں جل کر ختم ہو جائیں اور آپ اس مقام اعلیٰ کو پالے جیسے جیسے آپ کی روح میں کثافت کم ہونے لگے گی اور لطافت آنے لگے گی

تو آپ کو پتہ چلنے لگے گا کہ آخر روح کیا ہے آپ دن رات جسم کو ہی دیکھتے ہیں جب سے آپ پیدا ہوئے آپ نے صرف جسم ہی کو دیکھا ہے یہ سمجھ رہے ہو کہ یہ جسم ہی میں ہوں یہ میں ہوں مگر جب آپ نیند میں اس جسم کو فراموش کر دیتے ہیں پھر جو دیکھتے ہیں وہ کیا ہے یہ یاد رکھیے کہ آپ ہمیشہ اس جسم میں کسی اور کو دیکھ رہے ہیں 24 گھنٹے یہ موجود ہے اس کو دیکھ رہے ہیں مگر جب آپ مراقبہ میں جائیں گے اور اس جسمِ کثیف کو فراموش کریں گے تب جا کے آپ بیداری میں اس روح کا مشاہدہ کر سکتے ہیں اس سے پہلے نہیں کر سکتے اسی لئے کہا گیا ہے کہ روح کے بارے میں کتنا بھی بتایا جائے پھر بھی وہ سمجھ میں نہیں آئے گی۔

حضرت خواجہ بندہ نواز بلند پرواز سید محمد حسینی گیسو دراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

منہ سے کہیں شکر تو زباں کو نہیں مزا
جس نے چکھا زبان پر لذت وہی لیا

یہ روح ہی ہے جو آنکھوں کی دو کھڑکیوں سے جھانک رہی ہے یہ روح ہی ہے جو کانوں سے سن رہی ہے یہ روح ہی ہے جو بول رہی ہے اس ہاتھ میں اس روح کا ہاتھ موجود ہے اس لیے یہ ہاتھ حرکت کر رہا ہے اس پیر میں اس روح کا پیر موجود ہے اس لیے آپ چل رہے ہیں جیسے آپ کپڑا پہنتے ہیں اس کپڑے میں آپ کی حرکت سے حرکت ہوتی ہے آپ کا ہاتھ کپڑے کی آستین میں ہوتا ہے اور آپ ہاتھ کو حرکت دیتے ہیں تو آستین میں حرکت آجاتی ہے اسی طرح روح آپ کی جسم میں ہے جس سے آپ کے جسم کو حرکت ہے جسم میں جو حرکت ہے

وہ روح کی وجہ سے سمجھ جو کام کر رہی ہے وہ روح کی وجہ
سے اگر یہ روح نکل جائے تو یہ جسم خراب ہونا شروع ہو
جائے گا جو آپ کے جسم کے اندر آپ کو بقا دے کے رکھی
ہے وہ روح ہے آنکھ سے دیکھنے والی کان سے سننے والی
منہ سے بولنے والی پیر سے چلنے والی روح ہی ہے اور یہ بھی
یاد رہے کہ روح کی بھی بیماری ہوتی ہے تو روح کی بیماری
کیا ہے روح کی سب سے بڑی بیماری تکبر ہے تکبر روح کا
کینسر ہے جس میں تکبر آ گیا اس کو روح کا کینسر ہو گیا اور
جس کو کینسر ہو گیا سمجھ لو وہ کینسل ہو گیا یہی روح ہے جو
آپ کو اللہ سے ملائے گی اس روح کا ڈائریکٹ کانٹیکٹ
ہے اللہ سے اسی روح پر الہام نازل ہوتا ہے اسی روح پر
اللہ تعالی کے خاص لطف و کرم نازل ہوتے ہیں اور اسی
روح سے سارے حساب و کتاب ہے اور کسی سے
نہیں روح کو جاننا ہے روح کو اور قریب سے جاننا ہے تو

کیا کرنا ہوگا تو آپ کے اندر کا جو تیل ہے اس کو کثافت سے سے لطافت میں لانا پڑے گا تو اس کے لیے کیا ہے ذکر ہے مراقبہ ہے تو پیر سے وہ مراقبہ حاصل کریں اور مراقبہ میں بیٹھے تاکہ آپ کو کشفِ روح حاصل ہو جائے اور آپ کو پتہ چل جائے کہ روح کیا ہے۔

یہ مراقبہ آپ کسی خاص مقام پر بیٹھے یا لیٹ جائے پھر آپ اپنے جسم کو چھوڑ دیجئے جیسے آپ نیند میں چھوڑتے ہیں چھوڑنے کے بعد بھی آپ کو آپ کے ہونے کا احساس ہو رہا ہے وہ کون ہے آپ کا اپنے جسم کو چھوڑنے کے بعد بھی آپ کے ہونے کا احساس ہوگا اور آپ جیسے جیسے مراقبہ کرتے جائیں گے اور گہرائی میں اترتے جائیں گے ویسے ویسے وہ احساس زیادہ ہوتے جائے گا پر آپ کو احساس ہو جائے گا کہ وہ کیا ہے جیسے آپ کو دیکھنے کی طاقت کا احساس ہوتا ہے اور اس کی

لذت معلوم ہوتی ہے سننے کی طاقت کا احساس اور لذت
معلوم ہوتی ہے اس لیے آدمی جب محفل سماع میں بیٹھتا
ہے تو جھومنے لگتا ہے جب پیر کو دیکھتا ہے قرآن کو دیکھتا
ہے کعبہ کو دیکھتا ہے تو پھر اس کے اندر کچھ اور لذت پیدا
ہوتی ہے کچھ اور بات ہوتی ہے اسی طرح آپ کے اپنے
ہونے کا احساس زیادہ ہوگا اور یہ جو "میں" ہوں کا احساس
ہے وہی روح ہے جو سب سے زیادہ تمہارے قریب ہے
وہ روح ہے اور کوئی نہیں اسی سے حساب و کتاب ہے یہ
روح آج تک سائنس کی پکڑ میں نہیں آئی نہ کسی کیمرے
کی قید میں آئی روح اگر بیمار ہوگئی تو بغیر مرشد کامل کے کوئی
اسے اچھا نہیں کر سکتا جیسے جسم بیمار ہوا تو بغیر ڈاکٹر کے
اچھا نہیں ہوتا ویسے ہی روح اگر بیمار ہوگئی تو مرشد کامل
کے بغیر اچھی نہیں ہوتی اور اگر کوئی بیمار ہونے کے باوجود
یہ قبول نہیں کرتا کہ وہ بیمار ہے پھر اس کا کوئی علاج نہیں

ہے اس کو کوئی اچھا نہیں کر سکتا اور اگر کوئی بڑی سے بڑی بیماری کو بیماری سمجھ کر کسی طبیب کو پکڑ لیا تو وہ شفاء پا سکتا ہے روح کے طبیب کا نام مرشد ہے روح کا علاج کرنے والے کا نام مرشد ہے مرشد کامل روح کے اندر کی کثافت کو ختم کر کے لطافت سے بدل دیتا ہے روح کی بیماریوں کو دور کر کے تندرست کرتا ہے اور اس کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے اسی لئے مرشد کامل کا دامن پکڑے اور اپنی روح کو تندرست کریں مولا کریم ۔علمِ روحانی سے واقفیت عطا فرمائے۔ آمین ثمہ آمین

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد
فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی
معرّوف پیر مدظلہ العالی

اہلِ سلسلہ حضرت پیر فہمیؔ مدظلہ العالی کے خدمات

TASANEEF

Hazrat Khwaja Sufi Shaikh Mohammed Farooque Shah Qadri Al-Chishti
Adil Fehmi Nawazi **MAROOF PEER** Madzillahul Aali

ASTANA-E-MAROOF PEER

Maddikunta Village, Sadashiv Pet Mandal, Dist. Sangareddy,
Hyderabad, Telangana.

Contact : +91 9967 9857 02